اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
AUGUST 2022
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 338
Regd. # MC-1177

شراب نوشی کی مذمت،
اس کے دنیاوی اور اخروی نقصانات پر
مشتمل مختلف روایات کا مجموعہ

ذَمُّ الْخَمْر

ترجمہ بنام

شراب نوشی کی مذمت

مؤلف
امام زین الدین ابوالفرج ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ
(وفات 695ھ)

ترجمہ و تخریج
مولانا محمد گل فراز مدنی
(شعبہ تراجم کتب، اسلامک ریسرچ سینٹر دعوت اسلامی)

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

شراب نوشی کی مذمت ،اس کے دنیاوی اور اخروی نقصانات پر مشتمل مختلف روایات کا

مجموعہ

ذَمُّ الْخَمْر

ترجمہ بنام

شراب نوشی کی مذمت

مؤلف

امام زین الدین ابو الفرج ابن رجب حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات695ھ)

ترجمہ وتخریج

مولانا محمد گل فراز مدنی(شعبہ تراجم کتب، اسلامک ریسرچ سینٹر دعوت اسلامی)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

کتاب	:	ذم الخمر ترجمہ بنام شراب نوشی کی مذمت
مولف	:	امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۹۵ھ)
ترجمہ و تخریج	:	مولانا محمد گل فراز مدنی
سن اشاعت	:	صفر المظفر ۱۴۴۴ ہجری / فروری ۲۰۲۲ء
تعداد	:	4500
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت، کراچی، پاکستان
		نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی،
		فون:021-32439799
خوشخبری	:	یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	پیش لفظ (مفتی مہتاب احمد نعیمی)	04
02	تعارف مصنف	06
03	تقدیم	11
04	برائیوں کی ماں	18
05	ہر بُرائی کی کنجی اور بُرائیوں کا مجموعہ	19
06	نشے میں مدہوش شیطان کے قابو میں	20
07	حکایت: شرابی نے ماں کو تندور میں ڈال دیا	21
08	شراب نوشی کے دینی واخروی نقصانات	22
09	ایمان نکل جانا	22
10	کبیرہ گناہوں میں بڑا گناہ	23
11	بُرے خاتمے کا سبب	25
12	نماز اور ذکر الٰہی سے غفلت کا باعث	26
13	خدا کی ناراضی	26
14	نماز اور توبہ قبول نہ ہونا	27
15	شراب نوشی کی دنیاوی سزائیں	29
16	حکایت: شرابی کا بُرا انجام	29
17	شراب نوشی کی اخروی سزائیں	30

18	قیامت کے دن پیاسا ہونا	30
19	قیامت کے دن شکل بگڑنا	30
20	جہنمیوں کا پیپ پینا	31
21	دنیاوی شراب پینے والا آخرت کی شراب سے محروم	33
22	حظیرۃ القدس کی شراب	33
23	مکمل خسارہ اور گھاٹا	34
24	برزخ میں حد قائم ہونا	35
25	عقل کو زائل کرنے والی	36
26	پاگل سے بھی برا حال	37
27	گناہوں سے توبہ میں جلدی کرے	38
28	حکایت: بغیر توبہ کئے موت	38
29	حکایت: تین دن نماز نہ پڑھی	39
30	نشے والے کو تنبیہ	39
31	توبہ کے لئے کیا ضروری ہے؟	39
32	شراب کا عادی	40
33	ایک بڑی برائی	41
34	بندے کو نصیحت	42
35	توبہ کی شراب	43
36	وعظ و نصیحت والی شراب	44

پیش لفظ

شراب بے حیائیوں کی اصل ہے؛اسی لیے اسے پینا حرام ہے اور اس کی حُرمت قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴿۹۰﴾ (المائدہ:۵/ ۹۰)

ترجمہ : اے ایمان والو شراب اور جُوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔(کنزالایمان)

اس آیتِ مبارکہ میں چار چیزوں کے نجس وخبیث اور ان کے شیطانی کام ہونے کے بارے میں بیان فرمایا اور ان سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے،اس میں سے ایک چیز شراب ہے۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعال عنہ فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی:(1) شراب بنانے والے پر۔(2) شراب بنوانے والے پر۔(3) شراب پینے والے پر۔ (4) شراب اٹھانے والے پر۔(5) جس کے پاس شراب اٹھا کر لائی گئی اس پر۔(6) شراب پلانے والے پر۔(7) شراب بیچنے والے پر۔(8) شراب کی قیمت کھانے والے پر۔(9) شراب خریدنے والے پر۔(10) جس کے لئے شراب خریدی گئی اس پر۔
(ترمذی، کتاب البیوع، باب النھی أن یتخذ خلاً. 3/ 47، الحدیث: 1299)

لہذا شراب سے بچنا لازم وضروری ہے اور اس کا عادی اپنی دنیا وآخرت خراب

کرتا ہے اور دورِ حاضر میں بھی بہت سارے افراد اس بری عادت میں ملوّث ہیں، اہلِ علم حضرات کو چاہیے کہ قرآن وحدیث اور علمائے اہلِ سنّت کی تعلیمات و تحریرات کی روشنی میں لوگوں کی رہنمائی کریں۔ اللہ ہر ایک کو اس برے مہلک مرض سے بچائے۔ آمین!

رسالہ ہذا اب تک عربی زبان میں تھا، اس کا عربی نام: " ذَمّ الخَمر " ہے، جس کے مصنّف: امام زین الدّین ابو الفرج ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی، متوفی: 695ھ ہیں، اس کا اردو ترجمہ بنام شراب نوشی کی مذمت، ایک بہترین مترجم حضرت علامہ محمد گل فراز مدنی حفظہ اللہ تعالی نے کیا ہے اور اسے ادارہ جمعیّت اشاعتِ اہلِ سنّت (پاکستان) کو شائع کرنے کے لیے دیا ہے۔

ادارہ اسے اپنی اشاعت نمبر ۳۳۸ پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا ﷺ کے طفیل مصنّف، مترجم اور جملہ معاونین واشاعت کاران کی سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اوران کی دینی وعلمی خدمات میں روزافزوں ترقی عطافرمائے۔ آمین

مہتاب احمد نعیمی

خادم دارالافتاء النّور

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

تعارفِ مصنف

نام ونسب:

عبد الرحمن بن احمد بن عبد الرحمن بن حسن بن محمد بن ابو البرکات مسعود سلامی بغدادی دمشقی حنبلی، شہرت ابنِ رجب کے نام سے ہے۔

ابن رجب کی وجہ تسمیہ:

آپ کے دادا عبد الرحمن کو ماہِ رجب میں پیدا ہونے کی وجہ سے رجب کہا جاتا تھا۔ آپ کو دادا کی اسی نسبت کے باعث ابنِ رجب کہا جانے لگا۔

کنیت ولقب:

کنیت ابو الفرج اور زین الدین لقب ہے۔

ولادت:

امام ابن رجب رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت بروز ہفتہ 15 ربیع الاول 736ھ بمطابق 4 نومبر 1335ء کو بغداد میں ہوئی۔

تحصیل علم:

آپ ایک علمی گھرانے پیدا ہوئے، آپ کے والد اور دادا اپنے وقت کے جید عالم اور مُحدِّث تھے۔ چھوٹی سی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا اور بچپن ہی میں احادیث سننے میں مشغول ہو گئے۔ آپ نے اپنے والد اور بہت سے مشائخ سے علم حاصل کیا اور اس کے لئے دور دراز کا سفر کیا۔ حصول علم کی طرف راغب کرنے

میں آپ کے والد کا بڑا کردار رہا وہ آپ کو علم حدیث کی مجلسوں میں ساتھ لے کر جاتے اور احادیث کی اجازتیں آپ کے لئے حاصل کرتے۔ آپ نے مکہ میں شیخ عثمان بن یوسف نویری، بیت المقدس میں حافظ کبیر صلاح الدین علائی، مصر میں صدر الدین ابو الفتح میدومی اور ناصر الدین ابن ملوک اور قاہرہ میں ابو الحرم محمد بن قلانسی حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہم سے احادیث سنیں۔ عظیم مُحدِّث امام زین عراقی رحمۃُ اللہِ علیہ علما اور مشائخ سے احادیث سننے میں آپ کے ساتھی رہے۔

اساتذہ:

آپ نے جن اساتذہ اور مشائخ سے علم حاصل کیا ان کی تعداد پچاس سے زائد ہے۔ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: قاضی القضاۃ حضرت احمد بن حسن المعروف ابنِ قاضی جبل، حضرت احمد بن سلیمان حنبلی، حضرت احمد بن عبد الرحمن حریری مقدسی، حضرت احمد بن عبد الکریم بعلی، حضرت ابن عبد الہادی مقدسی، حضرت شیخ عز الدین امام ابنِ جماعہ، حضرت عبد المؤمن بن عبد الحق بغدادی حنبلی، محدث عراق حضرت ابو حفص عمر بن علی، مؤرخ شام حضرت قاسم بن محمد برزالی، حضرت ابنِ خباز محمد بن اسماعیل، حضرت فقیہ ابنِ نباش حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہم وغیرہ۔

تلامذہ:

آپ سے کثیر حضرات نے علم حاصل کیا جن میں چند کے نام یہ ہیں: حضرت ابنِ رسام حموی حنبلی، مفتی دیار مصر شیخ مُحبّ الدین احمد بن نصر، حضرت داود بن

سلیمان دمشقی حنبلی، حضرت ابو شعر عبد الرحمن بن سلیمان حنبلی، حضرت امام عبد الرحمن زرکشی، حضرت شیخ ابنِ لحام علی بن محمد بعلی، حضرت علاء الدین ابن مغلی، قاضی مکہ حضرت محمد بن احمد مقدسی حنبلی، قاضی القُضاۃ دمشق حضرت شمس الدین محمد بن محمد انصاری حنبلی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

تصانیف:

آپ نے مختلف موضوعات پر بہت سی کتابیں یادگار چھوڑیں جن میں سے کچھ کتب کے نام یہ ہیں: (1)...ذیل طبقات الحنابلہ (یہ کتاب آپ کی وجہ شہرت بھی بنی) (2)...شرح جامع تِرمذی (3)...جامع العلوم والحکم (4)...فتح الباری فی شرح البخاری (یہ شرح صرف کتاب الجنائز تک ہے) (5)... اختیار الاولیٰ فی شرح حدیث اختصام الملا الاعلیٰ (6)...نور الاقتباس فی مشکاۃ وصیۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لابن عباس (7)...الاستخراج لاحکام الخراج (8).... نزھۃ الاسماع فی مسئلۃ السماع (9)... وقعۃ بدر (10)... اختیار الأبرار (11)... اھوال یوم القیامۃ (12)... البشارۃ العظمیٰ فی ان حظ المومن من النار الحمی (13)... کتاب التوحید (14)...الخشوع فی الصلوٰۃ (15)...ذم الخمر (16)...ذم المال و الجاہ (17)...رسالۃ فی معنی العلم (18)...التخویف من النار (19)...الفرق بین النصیحۃ والتعییر (20)...فضائل الشام (21)... فضل علم

السلف علی الخلف(22)...کشف الکربة فی وصف حال الغربة (23)... الکشف والبیان عن حقیقة النذور وَ الایمان(24)... اللطائف فی الوعظ

عادات واطوار:

آپ زہد و تقویٰ، خشیّتِ الٰہی اور فضل وکمال میں اپنی مثال آپ تھے۔لوگوں سے ملنے جلنے کے بجائے گوشہ نشینی پسند کرتے تھے۔نہ عوامی اور معاشرتی مسائل سے خبردار تھے اور نہ ہی حکام وقت سے کوئی سروکار تھی۔ علم کی اشاعت اور تصنیف وتالیف میں مشغول رہتے تھے۔قصاعین کے مدرسہ سکریہ میں رہائش رکھتے تھے۔ آپ کا علمی مقام اتنا بلند تھا کہ لوگ دور دور آپ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ آپ بہترین واعظ تھے۔لوگوں پر آپ کا وعظ اثر انداز ہوتا اور اسے سن کر لوگوں کے دل بیدار ہوتے ۔وعظ میں آپ کا اسلوب اور انداز حضرت امام ابن جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرح تھا۔آپ کے وعظ میں آیات واحادیث اور رِقت انگیز اشعار ہوتے جسے سن کر لوگوں پر گریہ اور رِقت طاری ہوجاتی۔ آپ کو اسلاف کا کلام اور ان کے واقعات خوب یاد تھے۔ تقویٰ وپرہیز گاری کے ساتھ آپ کو عبادت کا ذوق وشوق بھی بہت تھا، کثرت کے ساتھ عبادت فرماتے اور تہجد گزار تھے۔

وفات:

آپ کی وفات بروز اتوار 6رجب المرجب 795ھ بمطابق 18 مئی 1393ء کو دمشق میں ہوئی۔ کل مدت حیات 59 سال 3ماہ 21یوم تھی۔ بابِ صغیر دمشق

میں شیخ حنابلہ امام ابو الفرج عبد الواحد بن محمد شیر ازی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں آپ کی تدفین کی گئی۔

حوالاجات: الدر رالکامنہ،2/ 107دار الجیل بیروت، الاعلام زرکلی، 3/ 295 دار العلم للملایین بیروت،اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 1/ 521، انباء الغمر،1/ 460،احیاء التراث الاسلامی مصر، اختیار الاولی،ترجمۃ المصنف،1/ 13 مکتبہ دار الاقصی کو یت وغیرہ.

تقدیم

شراب کسے کہتے ہیں؟ لغت میں پینے کی چیز کو شراب کہتے ہیں اور اصطلاح فقہا میں شراب اسے کہتے ہیں جس سے نشہ ہوتا ہے، اس کی بہت قسمیں ہیں، خمر انگور کی شراب کو کہتے ہیں یعنی انگور کا کچا پانی جس میں جوش آجائے اور شدّت پیدا ہو جائے۔ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں جھاگ پیدا ہو اور کبھی ہر شراب کو مجازاً خمر کہہ دیتے ہیں۔[1]

شراب کا حکم: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس ایک مٹکے میں جوش مارتی ہوئی (نشہ آور) نبیذ لائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے دیوار پر دے مارو کیونکہ یہ اس شخص کا مشروب ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔[2] حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔[3] ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔[4]

شراب کی کمائی کا حکم: جس طرح شراب کا پینا حرام ہے اسی طرح اس کا بیچنا اور اس کی کمائی کھانا بھی حرام ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا

1... فتاوی عالمگیری، 5/ 409، دار الفکر بیروت، در مختار، کتاب الاشربۃ، 10/ 32، دار المعرفۃ، بیروت

2... حلیۃ الاولیاء، 6/ 159، حدیث: 8148، دار الکتب العلمیہ، بیروت

3... مسلم، ص 854، حدیث: 5219، دار الکتاب العربی، بیروت

4... مسلم، ص 855، حدیث: 5221، دار الکتاب العربی، بیروت

ارشاد ہے: اللہ پاک نے شراب اور اس کی کمائی، مردار اور اس کی کمائی، خنزیر اور اس کی کمائی کو حرام قرار دیا ہے۔[1] دوسری حدیث میں ہے: جب اللہ پاک کسی قوم پر کوئی چیز حرام کرتا ہے تو اس کی کمائی بھی ان پر حرام کر دیتا ہے۔[2]

شراب کی حرمت نصِّ قطعی سے ثابت ہے: خمر حرام بعینہٖ ہے اس کی حُرمت نصِ قطعی سے ثابت ہے اور اس کی حُرمت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اس کا قلیل و کثیر سب حرام ہے اور یہ پیشاب کی طرح نجس ہے اور اس کی نجاست غلیظہ ہے جو اس کو حلال بتائے کافر ہے کہ نصِ قرآنی کا منکر ہے مسلم کے حق میں یہ مُتَقَوِّم نہیں یعنی اگر کسی نے مسلمان کی یہ شراب تلف (ضائع) کر دی تو اس پر ضمان (تاوان) نہیں اور اس کو خریدنا صحیح نہیں۔[3]

شراب سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا جائز نہیں: شراب سے کسی قسم کا انتفاع جائز نہیں نہ دوا کے طور پر استعمال کر سکتا ہے نہ جانور کو پلا سکتا ہے نہ اس سے مٹی بھگا سکتا ہے نہ حقنہ کے کام میں لائی جا سکتی ہے۔ جانوروں کے زخم میں بھی بطور علاج اس کو نہیں لگا سکتے۔[4]

شراب کے متعلق آٹھ احکام: مُلّا احمد جیون حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ نے "تفسیراتِ احمدیہ" میں خمر (شراب) کے بارے میں آٹھ احکام ذکر کئے ہیں۔ جو یہ ہیں:

1... ابو داود، 3/ 386، حدیث: 3485، دار احیاء التراث العربی، بیروت

2... ترمذی، 3/ 343، حدیث: 1873، دار الفکر، بیروت

3... بہار شریعت، 3/ 672، حصہ 17، مکتبۃ المدینہ، کراچی

4... بہار شریعت، 3/ 672، حصہ 17، مکتبۃ المدینہ، کراچی

(1) ... ہمارے نزدیک خمر (شراب) بعینہٖ حرام ہے۔ اس کی حُرمت نشہ پر موقوف ہے نہ نشہ اس کے حرام ہونے کی علّت ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا نشہ حرام ہے کیونکہ یہی فساد کا باعث بنتا ہے اور اللہ کی یاد اور نماز سے روکتا ہے۔ یہ خیال ہمارے نزدیک کُفر ہے کیونکہ یہ کتابِ الٰہی کا انکار ہے اللہ تعالیٰ نے خمر (شراب) کو رِجس کہا ہے اور رِجس حرام لِعَیْنِہٖ ہوتا ہے اسی پر اُمت کا اجماع ہے اور سنّت سے بھی یہی ثابت ہے۔ لہٰذا خمر (شراب) حرام لِعَیْنِہٖ ہے۔

(2) ... شراب پیشاب کی طرح نجاستِ غلیظہ ہے کیونکہ یہ دلیل قطعی سے ثابت ہے۔

(3) ... مسلمان کے لئے اس کی کوئی قیمت نہیں یعنی اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی شراب ضائع کر دے یا غصب کر لے تو اس پر کوئی ضمان نہیں، اس کی خرید و فروخت جائز نہیں کیونکہ اللہ پاک نے اہانت کی وجہ سے اسے نجس قرار دیا ہے لہٰذا اس کی قیمت لگانا گویا اسے عزت دینا اور اہانت سے نکالنا ہے اگرچہ صحیح قول کے مطابق یہ بھی مال ہے۔

(4) ... شراب سے نفع اُٹھانا حرام ہے کیونکہ یہ نجس ہے اور نجس شے سے نفع حرام ہوتا ہے اور اللہ پاک نے بھی اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔

(5) ... شراب کو حلال جاننا کُفر ہے کیونکہ یہ دلیل قطعی کا انکار ہے۔

(6) ... شراب پینے والے پر حد جاری ہو گی خواہ اسے نشہ نہ بھی ہو۔

(7) ... شراب بننے کے بعد مزید پکانے سے اس میں فرق نہیں پڑتا یعنی یہ بدستور حرام ہی رہتی ہے۔

(8) ...البتہ! ہمارے (یعنی احناف) نزدیک اسے سرکہ میں تبدیل کرنا جائز ہے۔[1]

شراب نوشی کی حرمت پر دس دلائل: علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے شراب کی حُرمت پر دس دلائل ذکر کئے ہیں۔ جو یہ ہیں:

(1)... شراب کا ذکر جوئے بت اور جوئے کے تیروں کے ساتھ کیا ہے اور یہ سب حرام ہیں۔

(2)... شراب کو ناپاک فرمایا اور ناپاک چیز حرام ہوتی ہے۔

(3)... شراب کو عملِ شیطان فرمایا اور شیطانی عمل حرام ہے۔

(4)... شراب سے بچنے کا حکم دیا اور جس سے بچنا فرض ہو اس کا ارتکاب حرام ہے۔

(5)...فلاح (کامیابی) کو شراب سے بچنے کے ساتھ مشروط ٹھہرایا۔ اس لیے اجتناب فرض اور ارتکاب حرام ہوا۔

(6)...شراب کے سبب سے شیطان آپس میں عداوت (دشمنی) ڈالتا ہے اور عداوت حرام ہے اور جو حرام کا سبب ہو وہ بھی حرام ہی ہے۔

(7)...شراب کے سبب سے شیطان بغض (نفرت) ڈالتا ہے اور بغض حرام ہے۔

(8)... شراب کے سبب شیطان اللہ کے ذکر سے روکتا ہے اور اللہ پاک کے ذکر

1... التفسيرات الاحمدية، المائدة، مسئلة حرمة الخمر و الميسر، ص369، مكتبه حقانيه پشاور

سے روکنا حرام ہے۔

(9)...شراب کے سبب شیطان نماز سے روکتا ہے اور جو نماز سے رکاوٹ کا سبب ہو اس کا ارتکاب حرام۔

(10)...اللہ پاک نے اِستفہامیہ (سوالیہ) انداز میں شراب سے منع فرمایا کہ کیا تم باز آنے والے نہیں ہو، اس سے بھی حُرمت کا پتا چلتا ہے۔[1]

شراب نوشی کی دس نقصانات:(1) یہ بندے کی عقل میں فتور ڈال دیتی ہے اِس طرح وہ بچوں کے لئے تماشا اور مذاق بن جاتا ہے۔ امام ابن ابی الدنیا رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک شرابی کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا وہ اپنے منہ پر پیشاب مل رہا تھا اور کہہ رہا تھا: "یاالٰہی! مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں میں شامل فرما۔" **(2)** یہ مال کو ضائع اور برباد کرتی ہے اور تنگدستی کا سبب بنتی ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے دعا مانگی: "یاالٰہی! ہمیں شراب کے بارے میں واضح حکم ارشاد فرمادے کیونکہ یہ مال کو برباد اور عقل کو ختم کردیتی ہے۔" **(3)** یہ عداوت اور دشمنی کا سبب ہے۔ **(4)** شراب کھانے کی لذت اور درست کلام سے شرابی کو محروم کردیتی ہے۔ **(5)** بعض اوقات شراب، شرابی کی بیوی کو اس پر حرام کردیتی ہے اور وہ زنا میں مبتلا ہوجاتا ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ شرابی نشہ میں مدہوش ہوکر اکثر طلاق دے دیتا ہے اور بعض اوقات لاشعوری طور پر قسم توڑ ڈالتا ہے تو اپنی حرام کی ہوئی بیوی سے زنا کر

1...رد المحتار، 10/ 33 دار المعرفۃ بیروت

بیٹھتا ہے۔**(6)** یہ ہر برائی کی کنجی ہے اور شرابی کو بہت سے گناہوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔**(7)** شراب نوشی شرابی کو بدکاروں کی مجلس میں لے جاتی ہے، اپنی بدبو سے اُس کے کاتب فرشتوں کو ایذا دیتی ہے۔ **(8)** یہ شرابی پر آسمانوں کے دروازے بند کر دیتی ہے، چالیس دن تک نہ اِس کا کوئی عمل اُوپر پہنچتا ہے نہ ہی دُعا۔ **(9)** شراب نوشی، شرابی پر اَسّی کوڑے واجب کر دیتی ہے لہٰذا اگر وہ دنیا میں اِس سزا سے بچ بھی گیا تو آخرت میں مخلوق کے سامنے اُسے کوڑے مارے جائیں گے۔ **(10)** یہ شرابی کی جان اور ایمان کو خطرے میں ڈال دیتی ہے اِس لئے مرتے وقت ایمان چھن جانے کا خدشہ رہتا ہے۔[1]

شراب نوشی کے طِبّی نقصانات: شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر (Liver) پر پڑتا ہے اور وہ سکڑنے لگتا ہے، گُردوں پر اِضافی بوجھ پڑتا ہے جو بِالآخر نِڈھال ہو کر انجامِ کار ناکارہ (FAIL) ہو جاتے ہیں، عِلاوہ ازیں شراب کے استِعمال کی کثرت دِماغ کو مُتَوَرِّم (یعنی سُوجن میں مُبتَلا) کرتی ہے، اَعصاب میں سوزِش ہو جاتی ہے نتیجۃً اَعصاب کمزور اور پھر تباہ ہو جاتے ہیں، شرابی کے مِعدہ میں سُوجن ہو جاتی ہے، ہڈیاں نرم اور خَستہ (یعنی بَہُت ہی کمزور) ہو جاتی ہیں، شراب جسم میں موجود وٹامنز کے ذخائر کو تباہ کرتی ہے، وٹامن B اور C اِس کی غارتگری کا بِالخصوص نشانہ بنتے ہیں۔ شراب کے ساتھ ساتھ تمباکو نوشی کی جائے تو اِس کے نقصان دہ اثرات کئی گُنا بڑھ جاتے ہیں اور ہائی بلڈ پریشر، سٹروک اور ہارٹ اٹیک کا شدید خطرہ رہتا ہے۔

1... آنسوؤں کا دریا، ص 292، مکتبۃ المدینہ، کراچی

بکثرت شراب پینے والا تھکن، سر درد، متلی اور شدتِ پیاس میں مبتلا رہتا ہے۔ بے تحاشہ شراب پی جانے سے دل اور عملِ تنفس (سانس لینے کا عمل) رُک جاتا اور شرابی فوری طور پر موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔[1]

زیادہ شراب نوشی سے عارضۂ قلب (Heart problem)، فشارِ خون (Blood pressure)، ذیابیطس (Sugar)، جگر اور گردوں (Kidney) کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔

1... برائیوں کی ماں، ص 39، 40، مکتبۃ المدینہ، کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

برائیوں کی ماں

حضرت امام ابو الفرج ابنِ رجب حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب تمام برائیوں کی ماں اور سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے۔ جو اسے پیتا ہے وہ (نشہ میں) اپنی ماں، پھوپھی یا خالہ سے بدکاری (بھی) کر بیٹھتا ہے۔ [1]

حضرت عثمان غنی رضی اللہُ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہُ عنہ کا فرمان ہے کہ آپ فرماتے ہیں: برائیوں کی ماں (یعنی شراب) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جو لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر اللہ پاک کی عبادت کیا کرتا تھا، ایک عورت اس کی محبت میں گرفتار ہو گئی اور اس کی طرف خادم کو کہلا بھیجا کہ گواہی کے سلسلے میں تمہاری ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچ گیا اور جس دروازے سے اندر داخل ہوتا وہ بند کر دیا جاتا یہاں تک کہ وہ ایک نہایت حسین و جمیل عورت کے پاس جا پہنچا جس کے قریب ایک لڑکا کھڑا تھا اور وہاں شیشے کا ایک بڑا برتن تھا جس میں شراب تھی۔ وہ عورت بولی: میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تم اس لڑکے کو قتل کر دو یا مجھ سے بدکاری کر و یا پھر شراب کا ایک جام پی لو، اگر انکار کیا تو میں شور کروں گی اور تمہیں ذلیل ورُسوا کر دوں گی۔ جب اس شخص نے دیکھا کہ چھٹکارے کی کوئی راہ نہیں تو شراب پینے پر

1... سنن دار قطنی، 5/ 444، حدیث: 4612، مؤسسۃ الرسالہ بیروت

راضی ہو گیا۔ عورت نے شراب کا ایک جام پلایا تو اس نے (نشے میں جھومتے ہوئے) مزید شراب مانگی، وہ اسی طرح شراب پیتا رہا یہاں تک کہ نہ صرف اس عورت کے ساتھ منہ کالا کیا بلکہ لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ تو تم شراب سے بچتے رہو، بلاشبہ ایمان اور شراب نوشی کی عادت دونوں کسی ایک ہی شخص کے سینے میں جمع نہیں ہوتے، قریب ہے کہ ان میں سے ایک، دوسرے کو نکال باہر کرے۔[1]

اسی طرح "دار قطنی" میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب تمام برائیوں کی ماں ہے۔[2] حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یہ مروی بھی ہے کہ یہ بات میں نے "توریت شریف" میں بھی پائی ہے۔

ہر بُرائی کی کنجی اور بُرائیوں کا مجموعہ

"مسند ابن وہب" میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب سب گناہوں میں بڑا گناہ اور سب بُرائیوں کی ماں ہے۔ شراب نہ پیو کیونکہ یہ ہر بُرائی کی کنجی ہے، جو شراب پیتا ہے وہ نماز چھوڑ دیتا ہے اور (نشہ میں) اپنی ماں، خالہ یا پھوپھی کے ساتھ بدکاری کر بیٹھتا ہے۔[3]

1... نسائی، ص 894، حدیث: 5677، دار الکتب العلمیہ، بیروت

2... دار قطنی، 5/ 444، حدیث: 4612، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت

3... الجامع لابن وھب، ص54، حدیث: 67، دار الوفاء، منصورہ مصر دون "لا تشربو الخمر فانھا مفتاح کل شر"

مسند امام احمد میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: شراب نہ پیو یہ ہر بے حیائی کی بنیاد ہے۔[1]

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: شراب بُرائیوں کا مجموعہ ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ایک شخص کو اختیار دیا گیا کہ وہ بچے کو قتل کردے یا آسمانی کتاب کو مٹادے یا شراب پی لے تو اس نے شراب پینے کو اختیار کیا۔ پھر جب اس نے شراب پی لی تو اس نے یہ سب کام کئے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شراب سے بچو یہ ہر بُرائی کی کنجی ہے۔ ایک آدمی کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا: یا تو اس آسمانی کتاب کو جلادو یا اس بچے کو قتل کردو یا اس صلیب کو سجدہ کرو یا اس عورت سے بدکاری کرو یا پھر شراب کا یہ جام پی لو۔ اس نے شراب کا جام پیا تو عورت سے بدکاری کی، بچے کو قتل کیا، کتاب کو جلایا اور صلیب کو سجدہ بھی کیا، تو یہ شراب ہر بُرائی کی کنجی ہے۔

نشے میں مدہوش شیطان کے قابو میں

حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیطان کہتا ہے: جب آدمی نشے میں ہوتا ہے تو میں اس کے نتھنوں سے پکڑ کر اسے جہاں چاہتا ہوں لے جاتا ہوں، پھر وہ میری خاطر ہر وہ کام کرتا ہے جسے میں پسند کرتا ہوں۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیطان کہتا ہے: جب آدمی

1... مسند امام احمد، 36/ 392، حدیث: 22075، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت

نشے میں ہوتا ہے تو میں اسے ہر شہوت کے پاس ایسے لے جاتا ہوں جیسے بکری کو کان پکڑ لے جایا جاتا ہے۔

حکایت: شرابی نے ماں کو تندور میں ڈال دیا

کسی نے عرفہ میں یہ خواب دیکھا کسی معاملے کے سبب ایک بندے کے سوا سب لوگوں کی بخشش ہوگئی۔ پوچھنے پر اُسے بتایا گیا کہ یہ وہ بندہ ہے جو شراب کے نشے میں اپنی ماں کے پاس آیا تو اس کی ماں نے اسے شراب پینے سے منع کیا۔ اس نے اپنی ماں کو اٹھا کر تندور میں ڈال دیا جس سے تندور گرم ہو کر بھڑک اٹھا (اور ماں جل بھن گئی)۔ اس واقعہ کو امام ابن ابی دنیا رحمۃُ اللہِ علیہ نے ذکر کیا اور امام ابن جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے اپنی کتاب "البر والصلہ" میں طویل طور پر بیان کیا ہے۔

"تفسیر ابنِ مردویہ" میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے: لوگوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس اس بات کا ذکر کیا کہ بنی اسرائیل کے کسی بادشاہ نے ایک شخص کو پکڑا اور اسے ان باتوں کے درمیان اختیار دیا کہ یا تو وہ شراب پی لے یا کسی آدمی کو قتل کردے یا زنا کرے یا پھر سوٴر کا گوشت کھالے۔ اس نے شراب پینے کو اختیار کیا پھر جب اس نے شراب پی لی تو بادشاہ نے اس سے یہ سب کام کرائے۔

اسی مفہوم میں ہاروت ماروت کا قصہ بھی ہے جسے امام احمد رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی مسند میں حضرت ابن عمر رضی اللہُ عنہ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے۔ اس قصہ پر بہت کلام کیا

گیاہے اور کہا گیا ہے کہ یہ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔[1]

شراب نوشی کے دینی واخروی نقصانات

شراب نوشی کے دینی نقصانات بہت سے ہیں۔

(1) ایمان نکل جانا[2]

"بخاری و مسلم" میں ہے: شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے اس وقت

1... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ہاروت اور ماروت کے بارے میں جو کلام فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے: ہاروت اور ماروت کا واقعہ جس طرح عوام میں مشہور ہے آئمہ کرام اس کا شدید اور سخت انکار کرتے ہیں۔ اس کی تفصیل "شفاء شریف" اور اس کی شروحات میں موجود ہے، یہاں تک کہ امام اجل قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاروت اور ماروت کے بارے میں یہ خبریں یہودیوں کی کتابوں اور ان کی گھڑی ہوئی باتوں میں سے ہیں۔ اور راجح یہی ہے کہ ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی آزمائش کے لئے مقرر فرمایا کہ جو جادو سیکھنا چاہے اسے نصیحت کریں کہ "اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ" "ہم تو آزمائش ہی کے لئے مقرر ہوئے ہیں تو کفر نہ کر۔ اور جو ان کی بات نہ مانے وہ اپنے پاؤں پہ چل کے خود جہنم میں جائے، یہ فرشتے اگر اسے جادو سکھاتے ہیں تو وہ فرمانبرداری کر رہے ہیں نہ کہ نافرمانی کر رہے ہیں۔ (الشفاء، الجزء الثانی، ص 175، دار الکتب العلمیہ، فتاوی رضویہ، 26/397 رضا فاؤنڈیشن)

2... شرابی کے کافر ہونے میں شرط یہ ہے کہ وہ شراب کو حلال جان کر پئے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: "جس چیز کی حِلّت، نصِ قطعی سے ثابت ہو اُس کو حرام کہنا اور جس کی حُرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کُفر ہے، جبکہ یہ حکم ضروریاتِ دین سے ہو، یا منکر اس حکم قطعی سے آگاہ ہو۔" (بہار شریعت، 1/176، مکتبۃ المدینہ) اور شراب کی حُرمت نصِ قطعی سے ثابت ہے۔

مؤمن نہیں ہوتا۔[1] حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان گزر چکا ہے: بلاشبہ ایمان اور شراب نوشی کی عادت دونوں کسی ایک ہی شخص کے سینے میں جمع نہیں ہوتے، قریب ہے کہ ان میں سے ایک، دوسرے کو نکال باہر کرے۔

حدیث پاک میں شراب پینے پر کفر اور شرک کا اطلاق آیا ہے اور شراب پینے والے کو بُت پرست سے تشبیہ دی گئی ہے۔

"نسائی" میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب پی اور اسے اپنے پیٹ میں اُتارا تو اس کی سات دن کی نماز قبول نہ ہو گی،[2] اگر اسی دوران وہ مر گیا توکفر کی حالت میں مرے گا (اگر شراب کو حلال جانتا تھا)۔ اگر شراب اس کی عقل لے گئی اور کوئی فرض ساقط ہو گیا تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہو گی اور اگر اس دوران وہ مر گیا تو حالتِ کُفر میں مرے گا (اگر شراب کو حلال جانتا تھا)۔[3]

یہ حدیث پاک حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور مرفوعاً مختلف طریقوں سے روایت کی گئی ہے اور اس کا موقوف ہونا زیادہ مناسب ہے۔

کبیرہ گناہوں میں بڑا گناہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شراب پینا کبیرہ گناہوں میں بڑا گناہ ہے۔ جو دن کو شراب پیتا ہے وہ سارا دن مشرک رہتا ہے اور جو رات کو

1... بخاری، 4/ 328، حدیث: 6772، دار الکتب العلمیہ، بیروت

2... نماز قبول نہ ہونے سے مراد نماز کا ثواب نہ ملنا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 8/ 362، دار الفکر بیروت)

3... نسائی، ص 895، حدیث: 5680 دار الکتب العلمیہ بیروت

شراب پیتا ہے وہ ساری رات مشرک رہتا ہے۔

یہ روایت مرفوعاً بھی مروی ہے لیکن اس کا مرفوع ہونا صحیح نہیں۔

"مسند امام احمد" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی اگر (اسی عادت پر) مرے تو اللہ پاک سے بت پرست کی طرح ملے گا۔[1] اس حدیث پاک کو امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صحیح" میں بھی ذکر کیا ہے۔[2]

"الواہیات" میں حضرت امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: شراب پینے والا اس کی طرح ہے جو لات اور عُزّٰی بت کی عبادت کرتا ہے۔[3]

ایسا اس لئے کہ شراب کا عادی شراب پر جم کر بیٹھ جاتا ہے اور اس کا جی اس سے بھرتا نہیں تو یہ بتوں کے پاس جم کر بیٹھنے والوں کی طرح ہو گیا۔ اسی طرح شطرنج کے بارے میں بھی حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے ایسا ہی مروی ہے۔

منقول ہے کہ مجوسیوں کے دین کی اصل شکل یہ تھی ان کا بھی ایک دین تھا (جس میں بہن سے نکاح حرام تھا)۔ ان پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا جو شراب پیتا تھا۔ اس نے شراب کے نشہ میں اپنی بہن کے ساتھ بدکاری کر لی پھر یہ دعویٰ کر بیٹھا اللہ پاک نے یہ فعل مباح کیا ہے۔ جن لوگوں نے اس کی مخالفت ان کے لئے اس نے خندقیں کھدوائیں اور ان میں آگ بھڑکا دی پھر اپنی مخالفت کرنے

1... مسند امام احمد، 4/ 265، حدیث: 2453 مؤسسۃ الرسالہ بیروت

2... ابن حبان، 7/ 367، حدیث: 5324 دار الکتب العلمیہ بیروت

3... العلل المتناھیۃ، 2/ 670، حدیث: 1115 دار الکتب العلمیہ بیروت

والوں کو ان میں زبردستی ڈالنے لگا۔ وہ آگ سے بھری خندقوں لوگوں کو ڈالتا رہا یہاں تک ایک عورت اپنے دودھ پیتے بچے کو لے کر آئی تو وہ کچھ گھبرائی۔ بچے نے ماں سے کہا: کود جاؤ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے۔ اس روایت کو امام یعقوب بن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔

بُرے خاتمے کا سبب

جتنی شراب نوشی کی پابندی ہوگی اور جتنا اس پر جم کر بیٹھنا ہوگا اتنا اس کا ایمان ناقص اور کمزور ہوگا اور ایمان اس سے نکل جائے گا پھر مرتے وقت مکمل طور پر اس سے ایمان سلب ہونے کا اندیشہ بھی ہوگا۔ اسی بارے میں حضرت عبد العزیز رواد رحمۃ اللہ علیہ سے ایک واقعہ بھی منقول ہے[1] اور آپ نے فرمایا: گناہوں سے سے بچو یہ آدمی کو برے خاتمے سے دوچار کردیتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں زنا کروں اور چوری کروں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے میں شراب پیوں اس لئے کہ شرابی پر ایک وقت ایسا

1... واقعہ یوں ہے کہ حضرت عبد العزیز بن رواد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص کی موت کے وقت میں اس کے پاس موجود تھا، اسے کلمہ شریف پڑھنے کی تلقین کی جارہی تھی۔ آخری بات اس مرتے ہوئے شخص نے یہ کہی کہ "میں تمہاری بات (کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) سے انکاری ہوں۔" اور یہی کہتے ہوئے اس کا انتقال ہوگیا۔ فرماتے ہیں، میں نے اس شخص کے بارے میں معلوم کیا تو پتا چلا کہ وہ عادی شرابی تھا۔ اس پر حضرت عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: گناہوں سے بچو، کہ گناہوں نے ہی اس شخص کو اس انجام سے دوچار کیا۔ (جامع العلوم والحکم، الحدیث الرابع، 1/ 173، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

بھی آتا ہے وہ اپنے رب کو نہیں پہچان رہا ہوتا ہے۔ اپنے رب کو نہ پہچاننے کے بارے میں ایک اسرائیلی روایت بھی ہے جس میں اللہ پاک کا ارشاد ہے۔[1]

نماز اور ذکر الٰہی سے غفلت کا باعث

صحیح مسلم میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر اس نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں جو نماز سے مدہوش کردے۔[2]

اللہ پاک فرماتا ہے: اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○

ترجمہ کنزالایمان: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔ (پ7، المائدۃ:91)

بندے کے لئے ذکر الٰہی اور نماز کے بغیر کوئی فلاح اور سعادت نہیں اس لئے بندے پر ہر اس چیز میں مشغولیت کو حرام فرمایا گیا جو ذکر الٰہی اور نماز سے روکے۔

(2) خدا کی ناراضی

1... مؤلف حضرت امام ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ اس روایت کی طرف ہے جسے امام ابن ابی دنیا رحمۃ اللہ علیہ "ذم المسکر" میں حضرت شعیب بن حرب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمایا کہ آپ فرماتے ہیں: **اللہ** پاک نے فرمایا: "میرا بندہ قتل ہو جائے یہ مجھے زیادہ پسند کہ وہ نشہ میں آجائے کیونکہ جب وہ نشہ میں ہوتا ہے تو مجھے نہیں پہچانتا۔"

(موسوعہ امام ابن ابی دنیا، ذم المسکر، 5/ 255، حدیث: 7 مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

2... مسلم، ص 854، حدیث: 5216 دار الکتاب العربی بیروت

"مسند امام احمد" میں حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب پیتا ہے اللہ پاک اس سے چالیس دن تک راضی نہیں ہوتا اگر وہ اسی حال میں مر جائے تو کافر مرے گا (اگر شراب کو حلال جانتا ہو) اور اگر توبہ کرلے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔[1]

(3) نماز اور توبہ قبول نہ ہونا

"نسائی، ابن ماجہ اور صحیح ابنِ حبان" میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب پئے اور نشہ میں آجائے اللہ پاک چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر وہ مر جائے تو جہنم میں جائے گا اور اگر توبہ کرے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔[2] نسائی کی روایت میں ہے: اللہ پاک چالیس دن اس کی توبہ قبول نہیں فرماتا۔[3]

مسند ابن وہب کی روایت میں ہے: اللہ پاک چالیس دن تک اس سے ناراض رہتا ہے اور اگر چوتھی مرتبہ بھی شراب پی کر نشہ میں آتا ہے تو وہ اللہ پاک سے ملنے تک بھی اس کی ناراضی میں رہتا ہے۔[4]

ترمذی کی روایت میں ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چوتھی مرتبہ کے بعد اگر وہ توبہ کرتا ہے **اللہ** پاک اس کی توبہ قبول نہیں

1... مسند امام احمد، 45/ 578، حدیث: 27603 مؤسسۃ الرسالہ بیروت

2... ابن ماجہ، 4/ 62، حدیث: 3377 دار المعرفۃ بیروت

3... نسائی، ص 895، حدیث: 5681 دار الکتب العلمیہ بیروت

4... موطا ابن وہب، ص 44، حدیث: 68 دار ابن الجوزی ریاض

فرماتا اور اسے جہنمیوں کا پیپ پلائے گا۔[1]

اگر یہ روایت صحیح ہے تو یہ اس پر محمول ہے کہ اسے اس کے بعد سچی توبہ نصیب نہ ہو گی اور یہ وعید والی روایات میں سے ہے۔

ابو داود شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب پی تو اس کی چالیس دن کی نمازیں گھٹ جائیں گی۔[2]

چالیس دن تک نماز قبول نہ ہونا نشہ کے سبب سے ہے اور اگر نشہ نہ ہو تو اس کے جمعہ کی نماز قبول نہ ہو گی جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت ہے۔[3]

اگر نشہ والے کے لئے بارگاہِ الٰہی کی مناجات سے دھتکار کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو تو یہی اس کے لئے بارگاہِ الٰہی سے دوری کے لئے کافی ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى O(پ5، النساء:43) ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔

شراب نوشی کی سزائیں دو طرح کی ہیں: (1) دنیاوی (2) اخروی

1...ترمذی، 3/ 342، حدیث: 1869 دار الفکر بیروت

2...ابو داود، 3/ 459، حدیث: 3680 دار احیاء التراث العربی بیروت

3...المجروحین لابن حبان، ایوب بن محمد عجلی، 1/ 183 دار الصمیعی ریاض

شراب نوشی کی دنیاوی سزائیں

جہاں تک دنیاوی سزا کی بات ہے تو اس کی دو قسمیں ہیں: (1) شرعی جیسے چوتھی بار شراب پینے پر قتل کرنا اور اس حوالے سے کلام مشہور ہے۔[1]

(2) تقدیری (یعنی جو مقدر میں ہے) اور وہ بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ ہونا اور زمین میں دھنسنا ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ اور صحیح ابن حبان وغیرہ میں ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمّت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے، ان کے سروں پر آلاتِ موسیقی بجائے جائیں گے، اللہ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔[2]

ایک سزا برزخی بھی ہے جیسا کہ عنقریب اس بارے میں آرہا ہے۔ حضرت مسروق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو زنا کرتے یا چوری کرتے یا شراب پیتے مرتا ہے اس پر دو سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اسے قیامت تک نوچتے رہتے ہیں۔

حکایت: شرابی کا بُرا انجام

حضرت سہل انباری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک شخص کے پاس آیا جس کی موت کا وقت قریب تھا۔ میں ابھی اس کے موجود تھا کہ وہ ایک چیخ مار کر

1...احناف اور اکثر فقہا کے نزدیک چوتھی بار شراب پینے پر قتل کا حکم منسوخ ہے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ چوتھی بار حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں شراب خور لایا گیا، اُسے کوڑے مارے اور قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا منسوخ ہے۔

(ترمذی، 3/ 128، حدیث: 1449، بہار شریعت، 9/ 388، حصہ: 9)

2...ابن ماجہ، 4/ 368، حدیث: 4020 دار المعرفۃ بیروت

اچھل پڑا اور میرے گھٹنوں کو پکڑ لیا، اس نے مجھے ڈرا دیا تھا۔ میں نے اس سے کہا: تمہیں کیا ہوا؟ کہنے لگا: ایک نیلی اور بڑی آنکھوں والے حبشی نے مجھے جھنجوڑا تو میں اچھل پڑا۔ اس نے مجھ سے کہا: ظہر کے وقت تم جہنم میں ہوگے۔ میں نے اس کے بارے میں معلوم کیا کہ وہ کیا عمل کیا کرتا تھا؟ تو مجھے بتایا گیا: وہ شراب پیتا تھا۔

شراب نوشی کی اخروی سزائیں

(1) قیامت کے دن پیاسا ہونا

مسند امام احمد میں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب پئے گا وہ قیامت کے دن پیاسا آئے گا۔[1]

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تورات میں ہے شراب کا ذائقہ کڑوا ہے۔ اللہ پاک نے اپنی عزت کی قسم ارشاد فرمائی کہ جو اسے حرام ہونے کے بعد پئے گا میں اسے قیامت کے دن پیاسا اٹھاؤں گا۔

(2) قیامت کے دن شکل بگڑنا اور صورت کا قبیح ہونا

امام آجری رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شرابیوں کو سلام نہ کرو، بیمار پڑیں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرو اور ان کے جنازوں میں شرکت نہ کرو۔ بلاشبہ شرابی قیامت کے دن اس

1... مسند امام احمد، 24/ 231، حدیث: 15482 مؤسسۃ الرسالہ بیروت

حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو مفلوج ہو گا، آنکھیں نیلی ہوں گی، زبان سینے پر لٹک رہی ہو گی، اس کا تھوک اس کے پیٹ پر بہہ رہا ہو گا اور ہر دیکھنے والا اس سے نفرت کرے گا۔[1]

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یہ بھی ہے: شراب کا عادی مر جائے تو امام اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائے۔

(3) جہنمیوں کا پیپ پینا

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ والی چیز حرام ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پیئے گا اسے طینۃ الخبال سے پلائے گا۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول خدا! صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا: جہنمیوں کا پسینہ یا ان کی پیپ۔[2]

مسند امام احمد میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے اپنی عزت کی قسم ارشاد فرمائی کہ میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا تو میں اس کی جگہ اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا خواہ وہ (اپنے گناہوں کے سبب) عذاب میں گرفتار ہونے والا ہو یا (اس

1... الکامل لابن عدی، حکم بن عبد اللہ، 2/ 502 بتغیر قلیل دار الکتب العلمیہ بیروت

2... مسلم، ص 854، حدیث: 5217 دار الکتاب العربی بیروت

کے دیگر گناہوں کو) بخش دیا گیا ہو۔ [1]

مسند امام احمد اور صحیح ابنِ حبان میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب کی عادت میں مر گیا اللہ پاک اسے نہر غوطہ سے پلائے گا۔ پوچھا گیا: نہر غوطہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو زانی عورتوں کی شرم گاہوں سے جاری ہو گی، ان کی شرم گاہوں کی بدبو جہنمیوں کو سخت اذیت دے گی۔ [2]

پچھلوں میں سے ایک شخص شراب کے نشہ میں جھومتے ہوئے ایک بستی سے گزرا جہاں بہت شراب تھی تو اس نے یہ شعر کہا:

بِطِيْزَنَابَاد كَرْمٌ مَا مَرَرْتُ بِهِ   اِلَّا تَعَجَّبْتُ مِمَّنْ يَّشْرَبُ الْمَاءَ

ترجمہ: طیزناباد [3] میں انگور کی بیلیں ہیں میں جب بھی وہاں سے گزرا تو مجھے اس پر حیرت ہوئی جو (شراب چھوڑ کر) پانی پیتا ہے۔

درخت کے نیچے سے یہ غیبی پکار آئی:

وَفِيْ جَهَنَّمَ مَاءٌ مَا تَجَرَّعَهُ   عَاصٍ فَاَبْقَى لَهُ فِي الْجَوْفِ اَمْعَاءَ

ترجمہ: جہنم میں ایسا پانی ہے جس کا گھونٹ گناہ گار لے گا تو وہ اس کے پیٹ میں آنتوں کو باقی نہ چھوڑے گا۔

1... مسند امام احمد، 36/ 646، حدیث: 22307 مؤسسۃ الرسالہ بیروت

2... مسند امام احمد، 32/ 340، حدیث: 19568 مؤسسۃ الرسالہ بیروت

3... کوفہ اور قادسیہ کے درمیان ایک بستی کا نام ہے۔(معجم البلدان، 3/ 277 دار احیاء التراث العربی بیروت)

(4)دنیاوی شراب پینے والا آخرت کی شراب سے محروم

بخاری و مسلم میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں شراب پی تو وہ آخرت کی شراب نہ پئے گا۔[1]

ایک روایت میں ہے: جو اس حال میں مرا کہ وہ شراب کا عادی تھا وہ آخرت کی شراب نہ پئے گا۔[2] دوسری روایت میں ہے: جو توبہ کئے بغیر مرا وہ آخرت کی شراب نہ پئے گا۔[3]

نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی یہ اضافہ ہے: پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کی شراب وہ ہے جو دنیا میں شراب پینا چھوڑے گا وہ آخرت میں اس جنتی شراب کو پئے گا۔[4]

حظیرۃ القدس کی شراب

مسند احمد میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ربّ کریم نے اپنی عزت کی قسم ارشاد فرمائی: میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑ دے تو میں اسے حظیرۃ القدس

1...مسلم، ص 855، حدیث: 5222 دار الکتاب العربی بیروت

2...مسلم، ص 854، حدیث: 5218 دار الکتاب العربی بیروت

3... بخاری، 3/ 579، حدیث: 5575 دار الکتب العلمیہ بیروت

4...سنن کبری نسائی، 4/ 195، حدیث: 6869 دار الکتب العلمیہ بیروت

سے پلاؤں گا۔[1]

حضرت امام اسماعیلی رحمۃُ اللہِ علیہ حضرت علی رضی اللہُ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے: اہل جنت وہاں آئیں گے اور شراب طہور پئیں گے تو **اللہ** پاک اس سبب سے ان کے اکرام میں اضافہ فرمائے گا۔

یعنی جنتی حظیرۃ القدس (جنت کے ایک خاص مقام) میں جمع ہوں گے اور وہاں کی شراب پئیں گے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: تورات میں ہے: (اللہ پاک فرماتا ہے) جس نے شراب کو میرے حرام کرنے کے بعد چھوڑ دیا میں اسے حظیرۃ القدس سے پلاؤں گا۔

مکمل خسارہ اور گھاٹا

کیا یہ مکمل خسارہ اور گھاٹا نہیں کہ انسان ذلیل، فاسق اور شیطان صفت لوگوں کے ہمراہ اس دنیاوی شراب کو پینے میں جلدی کرے جو عقل اور دین کے بگاڑ کا باعث ہے۔ انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین حضرات جن پر اللہ پاک نے انعام کیا ان کی ہمراہی میں اس پاکیزہ شراب کو چھوڑ دے جو حظیرۃ القدس میں پینے والوں کے لئے لذت کا سامان ہے!!!

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک رات خواب دیکھا۔ یہ ایک طویل حدیث پاک ہے جس کے آخر میں ہے: میں نے تین لوگوں کو دیکھا کہ شراب

1... مسند امام احمد، 36/ 551، حدیث: 22218 مؤسسۃ الرسالہ بیروت

(طہور) پی رہے تھے اور گا رہے تھے۔ میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا: یہ زید بن حارثہ، جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہم) ہیں۔[1] آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں سلام کیا۔ یہ واقعہ جنگ موتہ میں ان حضرات کی شہادت کے بعد کا ہے۔

(5) برزخ میں حد قائم ہونا

پچھلوں میں سے ایک شخص جہاد میں شریک ہوا اور شہید ہو گیا۔ شہادت کے اسے کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس نے سبز رنگ کا عمدہ جوڑا پہنا ہوا ہے۔ دیکھنے والے نے اس سے پوچھا: اللہ پاک نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ وہ کہنے لگا: تمہارے خیال میں اللہ پاک شہدا کے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہے؟ اس نے مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل فرمادیا ہے۔ خواب دیکھنے والے کا بیان ہے: جب وہ مڑ کر جانے لگا تو میں نے اس کی پیٹھ پر کوڑوں کے نشان دیکھے، میں نے اس سے کہا: رکو۔ وہ کہنے لگا: کیا تم نے کچھ دیکھا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہنے لگا: میرے باپ سے (جو اس وقت زندہ تھا) کہنا: اے بدنصیب! یہ اس دازی[2] نبیذ کا بدلہ ہے جو میں اور تم بیٹھ کر پیتے تھے۔ اب اسے نہ پینا دیکھو! راہِ خدا میں مجھے شہادت ملنے کے باوجود اس کی حد مجھ پر جاری کی گئی ہے۔

1... صحیح ابن خزیمہ، 3/ 237، حدیث: 1986 المکتب الاسلامی بیروت

2... دازی ایک قسم کا دانا ہے جو نبیذ میں ڈالا جاتا ہے جس کی وجہ سے نبیذ سخت ہو کر نشہ آور ہو جاتی ہے۔ (النہایۃ لابن اثیر، 2/ 137 دار الکتب العلمیہ بیروت)

عقل کو زائل کرنے والی

یاد رہے! شراب پینے پر شریعت کی طرف سے اس کی حرمت نہ بھی وارد ہوتی تو بھی عقل اس کی حرمت کا تقاضا کرتی کیونکہ اس کی وجہ عقل زائل ہوتی ہے۔یہ عقل ہی ہے جس کی وجہ سے آدمی جانوروں پر شرف وفضیلت رکھتا ہے اور شراب کی وجہ سے آدمی دیگر چوپایوں کے ساتھ جاملتا ہے یا ان سے بھی بدتر حالت میں ہو جاتا ہے۔شرابیوں میں کوئی نجاستوں، گندگیوں اور اپنی قے میں لتھڑا ہوتا ہے۔کوئی خنزیر کے مشابہ ہوتا ہے یا کوئی کسی کو قتل یا زخمی کرنے کی وجہ سے زخمی کرنے والے درندوں کے مشابہ ہوتا ہے جیسے کاٹ کھانے والا والا کتا وغیرہ ہو۔

أَيُّهَا الشَّارِبُ لِلْخَمْرِ تَنَبَّهْ لِجَنَايَاتِهَا فَأَنْتَ لَبِيْبُ

إِنَّهَا لِلسُّتُوْرِ هَتَكٌ وَبِالْأَلْبَا بِ فَتَكٌ وَفِي الْمَعَادِ ذُنُوْبُ

ترجمہ: اے شراب پینے والے! تم عقل رکھتے ہو، شراب کی سزاؤں سے ہوشیار رہو، شراب عزت کی دھجیاں اڑادیتی ہے، عقل خراب کردیتی ہے اور آخرت میں شراب کا گناہ الگ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں بھی خود پر شراب حرام کررکھی تھی۔

کسی کا قول ہے: نشہ اللہ پاک کی سب سے پیاری چیز یعنی عقل کو بگاڑ دیتا ہے۔

پاگل سے بھی بُرا حال

کبھی وہ پاگل جسے دورہ پڑتا ہے نشہ کرنے والے کے حال سے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ حضرت ابو اسحاق فزاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے دورہ پڑنے والے پاگل کو دیکھا کہ وہ نشہ کرنے والے کے سر کو سیدھا کر رہا تھا۔

سعدون نامی ایک نیم پاگل کو دیکھا گیا کہ وہ ایک بوڑھے شرابی کے پاس بیٹھ کر اس پر سے مکھیاں اڑا رہا ہے۔ اس سے پوچھا گیا: یہ بوڑھا شرابی کون ہے؟ کہا: یہ پاگل ہے۔ کہا گیا: تم پاگل ہو یا وہ پاگل ہے؟ سعدون نے کہا: یہی پاگل ہے پھر کہا: میں نے ظہر اور عصر کی نماز جماعت سے پڑھی ہے اور اس نے نہ جماعت سے پڑھی ہے اور نہ اکیلے پڑھی ہے۔ سعدون سے کہا گیا: اس بارے میں تم نے کچھ کہا ہے؟ سعدون نے کہا: ہاں کہا ہے اور پھر یہ شعر سنایا:

تَرَكْتُ النَّبِيْذَ لِاَهْلِ النَّبِيْذِ وَاَصْبَحْتُ اَشْرَبُ مَاءً قَرَاحًا
لِاَنَّ النَّبِيْذَ يُذِلُّ الْعَزِيْزَ وَيَكْسُو الْوُجُوْهَ النِّضَارَى الْقَبَاحَا

ترجمہ: میں نے شراب کو شرابیوں کے لئے چھوڑ دیا ہے اور میں نے صبح اس حال میں کی کہ میں صاف پانی پیتا ہوں۔ اس لئے کہ شراب عزت والے کو ذلیل کرتی ہے اور خوشنما چہروں کو قبیح بناتی ہے۔

گناہوں سے توبہ میں جلدی کرے

تو آدمی پر لازم ہے کہ وہ تمام گناہوں سے توبہ کرنے میں جلدی کرے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے موت اچانک آجاتی ہے اور آدمی کو توبہ کرنے کا موقعہ نہیں ملتا پھر وہ

نادم وشر مندہ ہوکر خسارہ پانے والی مُردوں کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ بات پہلے گزر چکی کہ وعید اسی صورت میں ہے جب توبہ کئے بغیر مر جائے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی حدیث پاک میں ہے: شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا مگر اِس کے بعد بھی توبہ اُس کے سامنے موجود ہوتی ہے۔[1]

حکایت: بغیر توبہ کئے موت

نصیبین علاقے کا ابو عمرو نامی ایک شخص شراب نوشی کا عادی تھا۔ ایک رات وہ شراب پی کر سو گیا، اچانک آدھی رات کو گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور کہا: میرے خواب میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا:

جَدَّ بِكَ الْاَمْرُ اَبَا عَمْرٍو وَاَنْتَ مَعْكُوْفٌ عَلَى الْخَمْرِ

تَشْرَبُ صَهْبَاءَ صَرَاحِيَةً سَالَ بِكَ السَّيْلُ وَمَا تَدْرِي

ترجمہ: اے ابو عمرو! معاملہ سنجیدہ ہوگیا ہے اور تم شراب پر ڈٹے ہوئے ہو؟ خالص شراب کے جام پی رہے ہو اور تمہاری بے خبری میں سیلاب تمہیں بہا لے گیا ہے۔

پھر وہ سو گیا اور جب فجر کا وقت ہوا تو اچانک اس کا انتقال ہو گیا۔

حکایت: تین دن نماز نہ پڑھی

اسی طرح ایک اور شخص نشے کی حالت میں عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو گیا۔ اس کی بیوی جو دین دار اور اس کی پھوپی زاد بھی تھی وہ اسے نماز کے لئے جگانے

1...ابو داود، 4/ 293، حدیث: 4689 دار احیاء التراث العربی بیروت

لگی۔ جب اس نیک خاتون نے نماز کے لئے بہت اصرار کیا تو اس کے شرابی شوہر نے یہ قسم اٹھالی کہ اگر وہ تین دن تک نماز پڑھے تو اس کی بیوی کو پکی طلاق۔ صبح ہوئی تو اسے اپنی پھوپی زاد سے جدائی گراں محسوس ہوئی لہٰذا اس نے تین دن اپنی قسم کی وجہ سے نماز نہ پڑھی۔ اس کے بعد وہ بیمار ہوا اور مر گیا۔

نشے والے کو تنبیہ

اسی بارے میں شاعر کہتا ہے:

اَتَاْمَنُ اَیُّهَا السَّكْرَانُ جَهْلًا ۔۔۔ بِاَنْ تَفْجَاَكَ فِی السُّكْرِ الْمَنِیَّه

فَتَضْحٰی عِبْرَةً لِلنَّاسِ طُرًّا ۔۔۔ وَتَلْقَى اللهَ مِنْ شَرِّ الْبَرِیَّة

ترجمہ: اے نشے میں مدہوش! کیا اپنی جہالت میں تجھے یہ ڈر نہ رہا کہ نشے میں اچانک موت تجھے آدبوچے، پھر تُو پوری طرح لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے اور بدترین ہو کر اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہو!

اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ (پ، الحجرات:11)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

توبہ کے لئے کیا ضروری ہے؟

حدیث پاک میں ہے: ندامت توبہ ہے۔[1] لہٰذا توبہ کے لئے ضروری ہے کہ گناہ پر شرمندگی وندامت اور اس سے کنارہ کشی ہو اور سرے سے دوبارہ نہ

1... ابن ماجہ، 4/ 492، حدیث:4252 دار المعرفة بیروت

کرنے کا پختہ عزم بھی ہو۔ اگر کچھ عرصہ بعد دوبارہ اس گناہ کو کرنے کا ارادہ ہو تو وہ توبہ کرنے والا نہیں ہے۔

شراب کا عادی

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: شراب کا عادی کون ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو ایک بار شراب پئے پھر تیس سال تک شراب نہ پئے اور اس کا ارادہ ہو کہ میسر آئے تو پی لوں گا تو وہ عادی شرابی ہے۔

بہت سے گناہ کرنے والوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو مبارک دنوں میں شراب پینا چھوڑ دیتا ہے مثلاً صرف رمضان میں شراب نوشی ترک کر دیتا ہے۔ اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ رمضان گزر جائے تو پھر پیؤں گا۔ ایسا شخص توبہ کرنے والا نہیں بلکہ عادی شرابی ہے۔ بالخصوص جب گن گن کر دن گزار رہا ہے، بلکہ دوبارہ شراب کی طرف آنے تک رمضان کا مہینا گزارنا مشکل لگ رہا ہے چنانچہ جب رمضان کا مہینا قریب آتا ہے تو وہ جی جان سے شراب خوری میں لگ جاتا ہے تاکہ شراب کو الوداعی سلام کہہ سکے، پھر جیسے ہی رمضان کا مہینا گزر جاتا ہے فوراً شراب کی طرف لوٹ آتا ہے۔ شاعر کہتا ہے:

اِذَا الْعِشْرُوْنَ مِنْ شَعْبَانَ وَلَّتْ   فَوَاصِلْ شُرْبَ لَيْلِكَ بِالنَّهَارِ

وَلَا تَشْرَبْ بِاَقْدَاحٍ صِغَارٍ   فَاِنَّ الْوَقْتَ ضَاقَ عَنِ الصِّغَارِ

ترجمہ: جب شعبان کے بیس دن گزر جائیں تو شراب خوری میں دن رات ایک کر دو۔ چھوٹے پیمانوں سے نہ پیو، اب چھوٹے پیمانوں کا وقت نہیں بچا ہے۔

ایک بڑی برائی

اس سے بڑھ کر بُرائی یہ ہے کہ بعض جہلا نے اس شعر کو اشارات کی قبیل سے قرار دیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس میں جو سِر (راز) ہے اسے خواص ہی سمجھ سکتے ہیں اور اس میں یہ اشارہ ہے موت کے قریب آنے پر نیک کاموں کی طرف جلدی کرے۔ اس کلام سے محض اتنی بات لے لینا بہت بُرا ہے اور یہ اسی طرح ہے جیسے کسی نے شاعر کے اس شعر سے سِر مراد لیا ہے:

رَقَّ الزُّجَاجُ وَرَقَّتِ الْخَمْرُ وَتَشَاكَلَا فَتَشَابَهَ الْاَمْرُ

فَكَاَنَّمَا خَمْرٌ وَلَا قَدْحٌ وَكَاَنَّمَا قَدْحٌ وَلَا خَمْرٌ

ترجمہ: گلاس بھی رقیق ہے اور شراب بھی رقیق ہے۔ دونوں ایک جیسی ہوئیں تو معاملہ مشتبہ ہوا۔ گویا شراب ہے تو جام نہیں اور جام ہے تو شراب نہیں۔

اس شعر کے ظاہر سے فسق ہی مراد لیا گیا ہے مگر ایک جاہل کا دعویٰ ہے اس میں ایک سِر ہے جس کا ارادہ شاعر نے کیا ہے۔ یہ سر تو ظاہر کلام سے بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ اس کا ظاہر فسق وفجور ہے جبکہ جس باطن کی طرف اس شعر سے مراد لیا جارہا ہے وہ یہ ہے کہ خالق اور مخلوق متحد ہو کر ایک ہی شے ہو گئے ہیں جن کے درمیان عارف امتیاز نہیں کر سکتا، یہی وہ سر ہے جو جہلا کے نزدیک مشار الیہ ہے۔ یہ اور اسی طرح کے دیگر اشعار سے فسق مراد ہے یا پھر کفر۔ اسرار ربانی تو کلام الٰہی، حدیث پاک، سلف صالحین کے کلام یا حکمت بھرے اشعار سے مراد ہوتے ہیں جیسا کہ مقصود ان اشعار میں توبہ کا ذکر ہے:

يَا نَدَامَایَ صَحَا الْقَلْبُ صَحَا　　فَاطْرُدُوْا عَنِّیَ الصِّبَا وَالْمَرَحَا
زَجَرَ الْوَعْظُ فُؤَادِیْ فَارْعَوٰی　　وَاَفَاقَ الْقَلْبُ مِنِّیْ وَصَحَا
هَزَمَ الْعَزْمُ جُنُوْدًا لِلْهَوٰی　　فَاسِدِیْ لَاتَعْجَبُوْا اِنْ صَلَحَا
بَادِرُوْا التَّوْبَةَ مِنْ قَبْلِ الرَّدٰی　　فَمُنَادِیْهِ يُنَادِيْنَا الْوَحَا

ترجمہ: میرے ہم پیالہ ساتھیو! میرا دل اچھی طرح جاگ گیا ہے، اب یہ بچپنا اور اِترانا مجھ سے دُور ہٹادو۔ نصیحت نے میرے دل کو جھنجھوڑا تو دل باز آگیا، سنبھل گیا اور نشۂ غفلت سے باہر آگیا۔ پختہ ارادے نے خواہشات کے لشکروں کو شکستِ فاش دی، حیرت نہ کرو کہ میری بگڑی بن گئی ہے۔ تباہی سے پہلے ہی توبہ میں جلدی کرلو کہ اُس کا منادی ہمیں پکار رہا ہے: جلدی کرو، جلدی کرو۔

بندے کو نصیحت

(بارگاہِ الٰہی کی طرف سے گویا خطاب ہے) اے بندے! ہماری جو تجھ پر مہربانی اور ہم نے جو تیری حفاظت کی ہے اس کی قدر پہچان۔ ہم نے تجھے جو گناہوں سے منع کیا ہے یہ تمہاری حفاظت اور تم سے محبت کی وجہ سے کیا ہے۔ اس ممانعت میں ہماری کوئی حاجت نہیں ہے اور نہ ہم تمہیں گناہوں سے اس لیے روکتے ہیں کہ تم سے بچاکر کسی اور کے لیے رکھنا چاہتے ہوں۔ تم نے ہمیں عقل کے ذریعے جانا پہچانا ہے، لہٰذا ہم نے شراب کو تم پر حرام کردیا کیوں کہ شراب عقل کو ڈھانپ لیتی ہے، جس چیز کے ذریعے تم نے ہمیں جانا پہچانا ہے اس چیز کو ہٹادینا یا ڈھانپ لینا کوئی اچھی بات تھوڑا

ہی ہے۔ ایسا کچھ نہیں ہونا چاہیے جو ہماری تمہاری آشنائی توڑ دے، ایسا کچھ نہ جو ہمارے اور تمہارے درمیان آڑ بن جائے۔

اے شراب پینے والے! غافل نہ ہو، تیری جہالت کا نشہ ہی تیرے لئے کافی ہے لہٰذا تو دو خطاؤں کو جمع نہ کر۔

توبہ کی شراب

اے گندگی کے ایک حصہ میں پڑنے والے رجوع کے ساتھ اس سے غسل کرلے اور ایسا صاف ہو جا کہ میل کچیل چلا جائے۔ آنسوؤں کے ساتھ دلوں کی آلودگی کو صاف کرلے کہ دل کا نفع بغیر اس صفائی کے نہیں ہے۔ اے وہ شخص جس کا دل گناہوں کے میل کچیل سے آلودہ ہے اگر تُو توبہ ورجوع کے پانی سے غسل کرے تو ضرور ستھرا ہو۔ اگر تو توبہ کی شراب کو پیے تو ضرور اسے پاکیزہ شراب پائے۔ اے گناہوں کے میل! اے آنکھوں کی آلودگیوں! یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو۔

ذکر کی مجلسیں گناہ گاروں کے لئے وعظ و نصیحت کی شرابیں ہیں، محبین کی شراب گناہ گاروں کا تریاق (علاج) ہے، ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا ہے۔ ہم نے آج تمہیں شوق والی شراب پلائی ہے جس کی ملونی خوف کا پانی ہے، بخدا! تم میں سے کوئی اس مجلس سے نہ اٹھے گا مگر بخشنے والے کریم پروردگار کی طرف رجوع کرلے گا۔

وعظ و نصیحت والی شراب

کیا شرابیوں میں ایسا نہیں ہوتا کہ ان میں سے کوئی رو رہا ہوتا ہے، کوئی ہنستا ہے، کوئی مست ہوتا ہے، کوئی چاپلوسی کرتا ہے، کوئی کسی سے چمٹ جاتا ہے، کوئی اتنا مشتعل ہوتا کہ وہ طلاق دیئے بغیر یا کسی کو جان سے مارے بغیر پر سکون نہیں ہوتا اور کوئی سو جاتا ہے۔ اسی طرح وعظ و نصیحت کی شراب وعظ سننے والوں پر اپنا اثر دکھاتی ہے۔ ان میں کوئی اپنے گناہوں پر رو رہا ہوتا ہے، کوئی اپنے مطلوب کو پاکر خوش ہو رہا ہوتا ہے، کوئی اپنے محبوب کی خوشی پر ہنس رہا ہوتا ہے، کوئی واصلین حق کے دامن سے لپٹ جاتا ہے اور ان کی قطار میں شامل ہو جاتا ہے، کوئی دنیا کو تین طلاقیں دیئے بغیر راضی نہیں ہوتا اور کوئی جوشیلے کی طرح اپنی نفسانی خواہش کو عزم کی تلوار سے قتل کئے بغیر پر سکون نہیں ہوتا اور کوئی وعظ کی مجلس میں سونے والے کی طرح بے خبر ہوتا ہے۔

أَيَقْظَانُ أَنْتَ الْيَوْمَ أَمْ أَنْتَ نَائِمُ ... وَكَيْفَ يُطِيقُ النَّوْمَ حَيْرَانُ هَائِمُ

فَلَوْ كُنْتَ يَقْظَانَ الْغَدَاةَ لَحَرَّقَتْ ... مَحَاجِرُ عَيْنَيْكَ الدُّمُوعُ السَّوَاجِمُ

بَلْ أَصْبَحْتَ فِي النَّوْمِ الطَّوِيلِ وَقَدْ دَنَتْ ... إِلَيْكَ أُمُورٌ مُفْظِعَاتٌ عَظَائِمُ

تُسَرُّ بِمَا يَفْنَى وَتَفْرَحُ بِالْمُنَى ... كَمَا سُرَّ بِاللَّذَّاتِ فِي النَّوْمِ حَالِمُ

نَهَارُكَ يَا مَغْرُورُ سَهْوٌ وَغَفْلَةٌ ... وَلَيْلُكَ نَوْمٌ وَالرَّدَى لَكَ لَازِمُ

وَتَدْأَبُ فِيمَا سَوْفَ تَكْرَهُ غِبَّهُ ... كَذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا تَعِيشُ الْبَهَائِمُ

ترجمہ: تم جاگ رہے ہو یا سوئے ہوئے ہو؟ بھلا حیران و پریشان آدمی سو کیسے سکتا ہے! اگر تمہارا دل بیدار ہوتا تو بہنے والے آنسو اب تک تمہارے آنکھوں کے

ڈھیلوں کو جلا چکے ہوتے۔ نہیں نہیں! تم تو گہری نیند میں ہو جبکہ ہولناک اور گمبھیر معاملات تمہارے سر پر پہنچ چکے ہیں۔ تم فنا ہو جانے والی دنیا پر اور آرزوئیں پوری ہونے پر یوں خوش ہو جاتے ہو جیسے سونے والا خواب میں لذتوں پر خوش ہو رہا ہوتا ہے۔اے فریب خوردہ آدمی! تم بھول اور غفلت میں پڑے ہو، تم رات بھر سوئے رہتے ہو، بربادی تمہارے دروازے پر آگئی ہے۔ تم اس معاملے میں خود کو تھکاتے ہو جس کا انجام تمہیں پسند نہیں آئے گا۔ اس طرح تو دنیا میں جانور زندگی گزارتے ہیں۔

قیامت کے دن تک ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اور آپ کی آل واصحاب پر خوب دُرود وسلام ہو اور اللہ پاک رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تمام اصحاب سے راضی ہو۔ تمہارا رب عزت والا ان تمام باتوں سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو۔ اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

مولف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

العروة في الحج والعمرة
فتاویٰ حج وعمرہ

موٴلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی
(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر
جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

کی ایک دلکش کاوش

شانِ الوہیت و تقدیسِ رسالت کا امین

کوثر و تسنیم سے دھلے الفاظ، مشک و عنبر سے مہکا آہنگ

عشق و ادب کی حلاوتوں کا ماخذ

ترجمہ قرآن

کنز الایمان

از

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اب پشتو زبان میں دستیاب ہے